ناول منگانے کا پتہ۔ منیجر صدیق بک ڈپو پبلشرز امین آباد لکھنؤ

بہرام کی واپسی

دس سال کے بعد بہرام کی واپسی اور انوکھی شرارتیں عبرتناک
چوریان۔ جاسوسون کی ناکام تفتیش نت نئے چٹکلے ہنسانی
ذکاوت و ذہانت کی عجیب و غریب مثال شریف نوازی اور
غربا پروری کے نظارے شروع سے آخر تک بے انتہا دلچسپ

مصنفہ
منشی سردار حسین بہزاد لکھنوی

جسے
مینیجر ناول ہوس لکھنؤ
نے
ہندوستانی پریس لکھنؤ مین چھپوا کر شائع کیا

پہلا باب

دولتمند لڑکی

وہ اگر آنکھ ملاتے نہیں بیجا کیا ہے
دولت حسن پہ مغرور ہیں پروا کیا ہے

لالہ رام سروپ جوہری جو ایک ذی علم آدمی تھے۔ اور کانپور کے باشندگان قدیم میں شمار کئے جاتے تھے۔

ان کی املاک کثیر تھی۔ مکانات و دکانات و نیز زر نقد کے علاوہ بیش بہا جواہرات سے صندوقچے معمور تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ نہ صرف کانپور بلکہ دیگر بڑے بڑے شہروں میں بھی ان کا نام دولت اور تمول کے اعتبار سے شہرت عامہ حاصل کر چکا تھا۔

باوجود اس دولت و ثروت کے اولاد کے معاملہ میں فطرت نے ان کے ساتھ ذرا بخل سے کام لیا تھا۔ اتنے بڑے گھر میں صرف ایک لڑکی ان کی امیدوں کا سہارا تھی جس کا نام روپ وتی تھا جو سراپا حسن کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کی تعلیم و تربیت سلیقہ شعار۔ نیک مزاج اور شریف خاندان ماں کی گود میں ہونے کا نتیجہ سوا اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ وہ حسن صورت کے ساتھ حسن سیرت میں بھی ممتاز ہو جائے چنانچہ اوائل عمر ہی میں اس نے خانہ داری کی ابتدائی باتیں بہت کامیابی کے ساتھ سیکھ لیں۔ کھانا پکانا۔ سینا پرونا۔ اور معمولی لکھنا پڑھنا بہت جلد حاصل کر لیا۔

لالہ رام سروپ کو اپنی پیاری بیٹی سے انتہائی محبت تھی وہ چاہتا تھا کہ اپنی عزیز بچی

کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرے۔ اسکول کے علاوہ خانگی طور پر اس کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم دیتے رہتے تھے جو اس کے لیے اسکول کی تعلیم سے کہیں زیادہ مفید تھی۔ اور حقیقتاً ماں باپ کے آغوشِ شفقت میں جو ابتدائی تعلیم بچوں کو ملتی ہے اس کے مفید اثرات ساری زندگی میں نمایاں رہتے ہیں۔ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسی ماں ہو جسے اپنی اولاد کے پروان چڑھانے کی تمنا نہ ہو۔

روپ وتی شباب کی منزلوں سے ابھی کس قدر دور اپنی کمسنی سے کھیل رہی تھی کہ والدین کے دل میں بیٹی کے شادی کا خیال پیدا ہو گیا۔ اس خیال نے بہت جلد نشو و نما پائی اور بالآخر ایک پرجوش ایک پرزور آرزو اور ایک نہ روکے جانے والے جذبہ کی صورت اختیار کر لی۔

مشیت الٰہی سے ہر شخص مجبور ہے انسان کیا سوچتا ہے اور کیا ہو جاتا ہے۔ بیچاری روپ وتی کی ماں اپنے دل تمناؤں اور حوصلوں کو ابھی اچھی طرح کامیاب بھی نہ بنا سکی تھی اور شادی کے تمام مراسم سے ابھی صرف منگنی ہی سے فراغت پائی تھی کہ نہ ٹلنے والی موت آ پہنچی اور اسے اس کی پیاری بیٹی روپ وتی سے جس سے وہ کبھی خوشی کے ساتھ علیحدہ ہونا نہ چاہتی تھی ہمیشہ کے لیے جدا کر دیا۔

لالہ رام سروپ اور خصوصاً روپ وتی کے لیے یہ ایک جانکاہ حادثہ تھا مگر سوائے صبر کے چارہ کیا تھا۔ انتہائی ضبط سے کام لیا گیا۔ گھر کا نظام عمل گو روپ وتی کے ہاتھوں کسی قدر سنبھلا رہا۔ مگر پھر بھی علم و عمل میں فرق ہے۔ دیکھنے والے ایک نمایاں تغیر محسوس کرتے تھے۔

اب لالہ رام سروپ کے وسیع اور عالیشان گھر میں روپ وتی ہے یا اس کی چند نوکرانیاں۔ لالہ رام سروپ بیٹی کی تنہائی کے خیال سے اپنے ایک متوفی دوست کی دہ سالہ لڑکی شکنتلا کو اپنے گھر لے آئے۔ اور مشفقانہ طور پر اس کی تعلیم و تربیت کرنے لگے۔ معصوم شکنتلا کا بھولا بھالا چہرہ گو یتیمی اور غربت کی بادِ صرصر سے پژمردہ تھا لیکن پھر بھی اس کے قدرتی حسن کی کشش دیکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔

اس کی بڑی بڑی آنکھیں اس کے لمبے لمبے بال، اس کے پتلے پتلے ہونٹ اس کا موزوں قد اور اس کے تناسب اعضا نے اسے حسن دلفریب کی ایک قابل پرستش دیوی بنا دیا تھا۔

روپ وتی اور شکنتلا گو لحاظ عمر برابر تھیں۔ لیکن خوبصورتی اور حسن کے اعتبار سے شکنتلا روپ وتی سے کہیں زیادہ تھی۔ حسن اور دولت مندی کے احساس نے روپ وتی کی سادہ مزاجی پر اپنا مذموم اثر ڈال کر اُسے مغرور اور متکبر بنا دیا۔

شکنتلا گو روپ وتی کی ہم سبق تھی اور اُسے بےحد چاہتی تھی۔ لیکن روپ وتی نے اُسے ایک غریب اور لاوارث لڑکی خیال کر کے کبھی اُس سے سیدھے منہ بات نہ کی۔ اس درمیان میں لالہ رام سروپ نے اپنے کو یک پیری و صد عیب کا مصداق سمجھتے ہوئے کاروبار سے بالکل دست برداری اختیار کر لی اور خانہ نشین ہو گئے۔

روپ وتی وقت کو بہت عزیز رکھتی تھی اور اس کے شب و روز کے زیادہ تر گھنٹے پڑھنے ہی لکھنے میں صرف ہوتے تھے۔ اس کا کمرہ عمدہ عمدہ کتابوں کی الماریوں سے سجا ہوا تھا۔ اسکے تمام اوقات منضبط تھے۔ وہ عام اسکولی لڑکیوں کی طرح زیادہ کھیل کود پسند نہ کرتی تھی۔ وہ اسکول کے سوا بہت کم کہیں آتی جاتی تھی البتہ اس کے یہاں اس کی ہم سبق دو بھی چند مخصوص لڑکیاں اکثر آتی تھیں۔ اتوار کا دن تھا روپ وتی اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہو کر اپنے آراستہ کمرے میں بیٹھی تھی۔ اُس نے قریب کی خوشنما میز پر چنی ہوئی کتابوں سے ایک کتاب اُٹھا لی اور خاموشی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنے لگی۔ ابھی بمشکل اُس نے چند سطریں پڑھی ہوں گی کہ اس کی ہم سبق چند لڑکیاں آگئیں۔

ایک۔ (روپ وتی کے ہاتھ سے کتاب چھینتی ہوئی) اے ہے بہن دیکھو بھی تم تو کتاب کا کیڑا ہو گئیں

(۲)۔ واہ بہن تمہیں اتوار کو بھی چین نہیں۔

(۳)۔ ان کے یہاں جب آؤ جب یہ کتاب ہی پڑھتی ہوتی ہیں۔

(۴)۔ ہاں ہاں بھئی۔ محنتی لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ ہم تم تھوڑی ہیں۔

(۵)۔ تو پھر ان کو پڑھنے دو چلو اپنے گھر چلو۔

روپ وتی۔ (مسکراتی ہوئی) ارے بھگوان اتنا غصہ۔ تمہیں بتاؤ خالی بیٹھے کیا کریں۔ چھٹی کا دن۔ کہیں جانا نہ کہیں آنا۔ میں نے کہا کتاب ہی پڑھوں۔ بیٹھو بیٹھو۔

سب لڑکیاں بیٹھ گئیں اور ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں۔

ایکا یکی۔ میں آ سکتی ہوں بہن کی شریلی آواز نے کمرہ کی فضا میں گونجنے والی تمام آوازوں کو سناٹے سے بدل دیا۔

روپ وتی۔ (آواز پہچانتے ہوئے) کون شکنتلا۔ آؤ۔

دروازہ کھلا اور شکنتلا مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے نازک ہاتھوں میں کچھ سنہرے کارڈ تھے جن میں روپ وتی کی شادی کی تاریخ اور دن کی اطلاع درج تھی اس نے ایک ایک کارڈ ہر لڑکی کو دیدیا اور سامنے کے دروازے سے چلی گئی روپ وتی سمجھ گئی اور شرم نے اسکی آنکھیں نیچی کر دیں۔

ایک۔ (کارڈ پڑھکر) شادی مبارک ہو۔

دوسری۔ لے ذرا آنکھیں تو چار کرو۔

تیسری۔ ایسی بات بھی نہیں کرتیں۔

چوتھی۔ ابھی سے اتنا غرور۔

پانچویں۔ آخر ہم سے شرم کہاں کی۔

روپ وتی۔ (جو ابتک بالکل خاموش بیٹھی تھی تیر پہلے پن سے) نہ گھبراؤ۔ عنقریب تم سب کے لیے بھی وقت آنیوالا ہے۔ اس وقت دیکھا جائیگا۔

ایک۔ ہاں ذرا یہ تو بتاؤ ہمارے بہنوئی کون شخص ہیں۔ کہاں کے رہنے والے ہیں۔

دوسری۔ اور ذرا یہ بھی بتاؤ کہ وہ گورے ہیں یا کالے۔

تیسری۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتاؤ کہ تمہارے میاں موٹے ہیں یا دبلے۔

روپ وتی۔ (جھلاکر) اے ہٹو تم سب نے اچھا مجھے پاگل بنا لیا ہے۔

پہلی۔ اچھا میری بات کا تو جواب دو۔

روپ وتی۔ بس تم پیچھے پڑ جاتی ہو۔ کیا جواب دوں سنو۔

جس مکان میں تم بیٹھی ہو یہ پہلے ایک تعلقدار کی ملکیت تھا۔ چونکہ وہ بدچلن تھے اس لیے انکی سب تو نہیں البتہ کچھ جائداد تباہ و برباد ہو گئی۔ ان کا ایک ہی لڑکا تھا۔ اور عہد طفولیت ہی سے میں اس کی منگیتر ہوں۔

اپنے باپ کے انتقال کے بعد کچھ دنوں انھیں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا تھا انھیں سیاحت یورپ کا شوق پیدا ہوا۔ اور وہ یورپ چلے گئے۔ ابتدا میں کچھ دنوں تو بابا سے سلسلہ خط و کتابت جاری رہا لیکن دس گیارہ سال کا عرصہ ہوا خط پتر بالکل موقوف ہو گیا اس درمیان میں کوئی اچھی بری خبر نہ معلوم ہوئی۔ اب اتنے عرصہ کے بعد

دو تین دن ہوئے بمبئی سے ایک اطلاع آئی ہے کہ میں آنیوالا ہوں۔ اور بذریعہ تار شادی کی تاریخ معین کی ہے۔

ایک۔ ان کا نام۔

روپ وتی نے شرماکر میز سے ایک پرچہ اٹھا لیا۔ اور اس پر پنسل سے سانول داس لکھدیا۔ تمام لڑکیاں خوش خوش رخصت ہو گئیں۔

شکنتلا معمول سے زیادہ آج کام میں مصروف تھی۔ تمام دن اس مکان کی آراستگی اور خورد و نوش کے انتظام میں گذرا۔ شام ہوتے ہی اس نے اپنی ساری اور صاف پوشاک پہن لی۔ گھر میں شکنتلا اور باہر لالہ رام سروپ سانول داس کے منتظر تھے کہ ٹھیک ۷ بجے سانول داس پہنچ گیا۔ سانول داس ایک پچیس سالہ خوبصورت جوان تھا۔ اور قیمتی پوشاک میں ملبوس تھا۔ لالہ رام سروپ نے سانول داس کو گلے لگایا۔ اور لیے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ اسباب اتروا لیا گیا۔ اور مکان کے بالائی حصہ میں جو صرف اس غرض سے آراستہ کیا گیا تھا رکھدیا گیا۔

رام سروپ کا کمرہ معمول سے زیادہ آج تیز روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ پڑی ہوئی کرسیوں پر شکنتلا۔ سانول داس اور رام سروپ جو آج بے انتہا خوش نظر آتے تھے بیٹھے ہوئے تھے سانول داس کچھ دیر تو خاموشی کے ساتھ شکنتلا کو بغور دیکھتا رہا۔ اور دل ہی دل میں اسکے پہچاننے کی کوشش کرتا رہا۔ ایکبارگی وہ کسی اندرونی جذبہ سے بیتاب ہو گیا۔ اور اسنے کہا۔

سانول داس (شکنتلا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) میرا خیال ہے کہ میں نے آج کے سوا کبھی پہلے انھیں اس مکان میں نہیں دیکھا تھا۔

رام سروپ۔ ہاں ٹھیک ہے۔ یہ میرے ایک دوست کی نشانی ہے جو اپنی بیٹی ہی کی طرح عزیز ہے۔

سانول داس (شکنتلا سے) تمہارا نام۔

شکنتلا۔ (ایک خاص ادا اور دلکش آواز سے) جی مجھے سب شکنتلا کہتے ہیں۔

شکنتلا کی صورت میں ایک عجیب اثر تھا۔ سانول داس لالہ رام سروپ سے باتیں کر رہا تھا لیکن وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کا دل خود بخود کھنچا جا رہا تھا۔ اس نے بمشکل اپنے حالات سفر کی سرگذشت ختم کرتے ہوئے کہا۔

سانول داس۔ تکان سفر سے میں بہت خستہ ہو گیا ہوں۔

رام سروپ (بات کاٹ کر) ہاں ہاں رات بھی زیادہ آ گئی ہے اب آرام کرو۔ اب صبح کو تم سے گفتگو ہوگی۔

سانول داس شکنتلا پر ایک بھرپور نظر ڈالے ہوئے اُٹھا۔ وہ ایک آراستہ کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں پہنچتے ہی اس کے مشاہدات نے اُسے ایک استغراقی کیفیت میں ڈبو دیا۔

دوسرا باب
خوفناک خط

نہیں معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ واں کا
مزاج اچھا تو ہے یا دشمن بخیر اُس آفت جاں کا

رات کی علمداری ختم ہوئی۔ صبح برستے ہوئے نور کی طرح طلوع ہو چکی تھی۔

سانول داس جسے تمام رات شکنتلا کے خیال نے آرام سے نہ سونے دیا تھا۔ اپنے بستر سے علیحدہ ہو گیا۔ اس نے بہ تعجیل اپنے فرائض سے فراغت حاصل کی اور ایک نفیس پوشاک زیب تن کرنے کے بعد قد آدم آئینہ میں اپنی صورت دیکھتے ہوئے اپنے کمرے سے نکلکر لالہ رام سروپ کے کمرے میں داخل ہوا۔

لالہ رام سروپ (سانول داس کو آتے دیکھکر) آؤ بیٹا میں تو تمہیں بلوانے والا تھا۔

سانول داس۔ فرمایئے۔

رام سروپ۔ کچھ نہیں مجھے پیشتر سے تمہاری باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔

سانول داس۔ یہ آپ کی محبت ہے۔ ہاں یہ فرمایئے کہ آجکل آپ کے کاروبار کی کیا حالت ہے۔ اتنے عرصہ میں کوئی نئی بات تو پیش نہیں آئی ہے۔

رام سروپ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) بیٹا کاروبار کو کیا پوچھتے ہو اسے تو چھوڑے ہوئے عرصہ ہو گیا۔

سانول داس (گھبرا کر) ہائیں یہ کیوں؟

۔روپ وتی کی ماں کے مرجانے سے ادھر تو گھر کا نقشہ بگڑا اس کا صدمہ دوسرے۔ بڑھاپے کا عالم۔ تیسرے دس سال کا عرصہ ہوا میرے جواہرات سے زیادہ قیمتی اور وہ کمیاب جواہر جن کی تملیک میرے لیے باعث فخر ہی نہیں۔ بلکہ وجہ زندگی بھی تھی ظالم بہرام نے چورا لیئے جس کے روح فرسا صدمہ نے میری رہی سہی قوتوں کے ساتھ میری دلی تمناؤں کا بھی خاتمہ کر دیا۔ بس یہی مجبوریاں تھیں جنہوں نے مجھے خانہ نشینی پر مجبور کر دیا۔ مجھے اب کوئی فکر نہیں کھا چکا۔ پی چکا رہی روپ وتی سو پرمیشر کا دیا ہوا بھی اتنا موجود ہے کہ زندگی بھر وہ اپنے چار نوکروں سے عزت آبرو کے ساتھ بسر کر سکتی ہے۔ تمہاری گمشدگی نے روپ وتی کے معاملات میں ایک پیچیدگی ڈال رکھی ہے جس کے خیال سے طبیعت ہر وقت پریشان رہتی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ بس یہی اک فکر تھی سو نارائن کی کچھ ایسی کرپا ہوئی کہ تم آ گئے۔

سانول داس۔ (ابتک خاموش تھا) یہ بہرام کون شخص ہے۔

رام سروپ۔ کچھ میں نہیں آتا کہ وہ آدمی ہے یا کوئی جن۔ مضبوط سے مضبوط صندوقچے سنگین سے سنگین قفل اس کے لیے بچوں کا کھلونا ہیں جنہیں اس کے ہاتھ کی ایک خفیف جنبش جس طرح چاہتی ہے توڑ پھوڑ ڈالتی ہے۔ اس کا قاعدہ ہے کہ وہ کبھی کسی غریب کے یہاں چوری نہیں کرتا۔ ہمیشہ روسا کے یہاں چوری کرتا ہے اور غربا کی مدد کرتا ہے۔ اس کی طلسمی چالوں نے پولیس کو ناک چنے چبوا دیئے ہیں۔ اس کی محیر العقول کارروائیاں آج تک کسی کی سمجھ میں نہ آئیں اس وقت تک کوئی جاسوس آئے تو کیا اس کے ایک نقش قدم کا بھی سراغ نہ لگا سکا۔ وہ جہاں چوری کرنا چاہتا ہے اپنی آمد کی صحیح اطلاع دے دیتا ہے۔ اس کا خوفناک نام کون نہیں جانتا۔ تقریباً دس گیارہ سال کے عرصہ سے بالکل مفقود الخبر ہے نہ معلوم زندہ ہے کہ مر گیا۔

سانول داس۔ (تعجب آمیز لہجہ میں) واقعی کچھ عجیب آدمی ہے۔ میرے خیال میں تو وہ

یقیناً مر ہی گیا۔ ورنہ دس سال تک ایک ایسے چلتے پرزہ شخص کا خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنا بعید از عقل ہے۔ اچھا اب بتایئے آپ کا کیا خیال ہے۔

رام سروپ۔ گو عام طور پر اب اس کے متعلق یہی خیال جاتا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ ہو۔ اور اپنی گرفتاری کے یقین یا کسی دوسرے افشائے راز کے خطرے نے اسے اس قدر غیر معمولی خاموشیوں سے کام لینے پر مجبور کر دیا ہو۔

سانولداس۔ (چند منٹ سکوت کے بعد) بہت ممکن ہے۔

سلسلۂ گفتگو یہاں تک پہونچا تھا کہ ملازم کمرے میں داخل ہوا اور ایک سر بمہر لفافہ رام سروپ کو دیکر واپسی کی اجازت کا منتظر رہا۔

خط حسب ذیل تھا۔

جناب من۔

تسلیم۔ مزاج شریف۔ دس سال کے بعد آج پھر پھیرا ہوا ہے۔ تجوری میں کے پانچویں خانہ میں ہرے رنگ کے مخملی بکس میں جو موتیوں کا ہار رکھا ہوا ہے مہربانی فرما کر اسے اپنے مکان کے سامنے والے ٹیلے پر رکھ دیجئے مجھے مل جائیگا۔ ورنہ مجھے خود زحمت کرنا پڑیگی۔ میں پرسوں جمعرات کا دن گذار کر ٹھیک بارہ بجے حاضر ہوں گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔"

میں ہوں

"بہرام"

لالہ رام سروپ خط پڑھتے ہی بید کی طرح کانپنے لگے۔ چند منٹ تک اُنپر سکوت طاری رہا۔ اور پھر بمشکل گھبرائی ہوئی آواز میں۔

لالہ رام سروپ۔ (ملازم سے) یہ خط کب آیا؟ کون لایا؟۔

ملازم۔ حضور (حضور) ابھی ایک لڑکا دے گیا ہے۔

سانولداس۔ (مضطربانہ انداز سے) کس کا خط ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟۔ اس میں کیا لکھا ہے۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہوگئے۔

رام سروپ (خط دیتے ہوئے) دیکھو۔ پڑھو۔ یہ اس ظالم کا خط ہے۔

سانولداس (خط پڑھکر) بہت ممکن ہے کہ بہرام کے نام سے یہ کسی دوسرے شخص کی

کارروائی ہو۔

رام سروپ۔ نہیں نہیں یہ بہرام ہی کا خط ہے کیونکہ میں اس کا سواد خط اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ میرے پاس اس کے بھیجے ہوئے تمام خطوط اب تک موجود ہیں۔

یہ کہکر لالہ رام سروپ نے میز کی ایک دراز کھولی اور تمام خطوط نکال لیے خط جانچا گیا۔ اس میں ایک نقطے کا بھی فرق نہ تھا۔

رام سروپ۔ (گھبرا کر) بتاؤ اب کیا ہو گا۔؟

(تسلی آمیز لہجہ میں) کچھ نہیں آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ پولیس کو اطلاع دیدیجئے تاکہ وہ اس کا کافی انتظام کرے۔ اس کے علاوہ میں موجود ہوں اور جمعرات کی شب میں تجوری پر میرا پہرا ہو گا۔ اور میں انتہائی ہوشیاری کے ساتھ اس کی محافظت کروں گا۔

تیسرا باب ۳

ہار کی چوری

دل چرائے ہوئے وزدیدہ نظر جاتا ہے
کوئی روٹھا ہوا اللہ کے گھر جاتا ہے

لالہ رام سروپ پر اس سنسنی انگیز اطلاع کا ایک خاص اثر تھا۔ وہ بار بار خط پڑھتے تھے اور رکھدیتے تھے۔ بالآخر اُنھوں نے خط اُٹھا لیا کپڑے پہنے اور گاڑی پر بیٹھکر کوتوالی پہونچ گئے۔

کوتوال۔ آیئے آیئے لالہ رام سروپ صاحب کہئے خیر تو ہے۔

رام سروپ۔ جی ہاں ابھی تک تو خیر ہے۔

یہ کہکر رام سروپ نے خط نکالا اور کوتوال صاحب کو دیا۔

لالہ رام سروپ نے ملاحظہ فرمایئے۔

کوتوال (خط پڑھ کر) تعجب ہے۔ بہرام بدرام یہ ظالم ابھی تک زندہ ہے۔ میں تو اس کی موت کا یقین کر چکا تھا۔

رام سروپ۔ جی ہاں۔ دس گیارہ سال کی خاموشی سے مجھے بھی کامل اطمینان ہو چکا تھا۔

کوتوال۔ یہ خط آپ کو کس سے ملا۔

رام سروپ۔ آج صبح کو ایک لڑکا میرے ملازم کو یہ خط دے گیا تھا۔

کوتوال۔ وہ کون لڑکا تھا۔

رام سروپ۔ مجھے نہیں معلوم

کوتوال۔ آپ کا ملازم اُسے پہچانتا ہے۔

رام سروپ۔ جی نہیں

کوتوال۔ آپ کا ملازم کیا کوئی معتبر آدمی ہے۔؟

رام سروپ۔ جی ہاں وہ بہت قدیمی اور میرا معتبر نوکر ہے۔

کوتوال۔ بہتر ہے۔ بے فکر رہیئے۔ خاص طریقہ سے انتظام کیا جائیگا۔ اور کسی قسم کی کوتاہی نہ ہوگی۔

لالہ رام سروپ رخصت ہو کر اپنے مکان آئے۔ اور ساونلداس سے عرصہ تک مشورہ کرتے رہے۔ جمعرات کا دن گذار کر شام ہوتے ہی پولیس کے مسلح جوانوں نے مکان کا محاصرہ کر لیا۔

تجوری ساونلداس کی محافظت میں دیدی گئی اور رام سروپ اپنی عزیز بیٹی روپ وتی اور شکنتلا کی نگرانی کرنے لگے۔

رات گذر گئی اور کسی قسم کا کھٹکا بھی نہ ہوا لیکن جب صبح کو تجوری کھولی گئی تو اس میں ہار نہ تھا۔

دن چڑھتے ہی مقامی اخبارات میں حیرت انگیز چوری۔ بہرام کا ورود وغیرہ وغیرہ سرخیاں نظر آنے لگیں۔

چنانچہ ایک مقامی پرچہ کا مضمون حسب ذیل ہے۔

"مردہ زندہ ہوگیا"

بہرام کی موت کا یقین کیا جا چکا تھا مگر نہیں دس سال کے بعد گذشتہ شب میں وہ پھر زندہ ہوگیا۔

لالہ رام سروپ صاحب جوہری ساکن کانپور محلہ کیکڑ گنج کو دو یوم قبل ایک دستی خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا۔

"جناب من"

تسلیم۔ مزاج شریف۔ دس سال کے بعد آج پھر بہرام آپ کی تجوری کے پانچویں خانہ میں ہرے مخمل بکس کے اندر جو موتیوں کا ہار رکھا ہوا ہے مہربانی فرما کر اپنے مکان کے سامنے والے ٹیلے پر رکھ دیجئے۔ مجھے بجائیگا ورنہ مجھے خود ہی زحمت کرنا پڑے گی۔ میں جمعرات کا دن ختم کر کے ٹھیک ۱۲ بجے شب کو حاضر ہوں گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

میں ہوں

بہرام

لالہ صاحب موصوف نے حفاظت مال کے لیے خاص طور پر انتظام کیا تھا۔ جمعرات کی شام کو پولیس کے مسلح جوانوں نے تمام مکان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اور اس میں شک نہیں کہ انتہائی ہوشیاری اور مستعدی سے اپنے فرائض ادا کر رہے تھے رات میں کسی قسم کا کوئی خدشہ محسوس نہ ہوا۔ صبح کو تجوری اُسی طرح مقفل تھی لیکن قابل تعجب یہ امر ہے کہ ہار اُس میں نہ تھا۔

یہ دوسری چوری ہے جس میں لالہ صاحب موصوف کا لاکھ روپے کا نقصان متصور کیا جاتا ہے۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے"

دوسرا پرچہ حسب ذیل ہے۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اُس شخص کو دیا جائے گا جو بہرام کو گرفتار کرا دے یا مال مسروقہ کا پتہ لگا دے

اسی طرح کے اقدامی اشتہارات سے تمام اخبارات کے کالم بھر گئے۔

شہر بھر میں بہرام کے ورود کی ایک عام شہرت پھیلی ہوئی تھی۔ اور دوسری طرف

اسی کے متعلق گفت و شنید نظر آتی تھی۔

چوتھا باب

مسن جاسوس

ہر چند داغ ایک ہی عیار ہے مگر
دشمن بھی تو چھٹے ہوئے سارے جہاں کے ہین

آفتاب کی آنکھین بند ہو چکی تھین۔ رات کی تاریکی پھیل رہی تھی محلہ بابو پورہ کے ایک کچے اور خستہ مکان مین جس مین سوائے چند ٹوٹی ہوئی کرسیون یا ایک از کار رفتہ میز یا ایک بانس کے پلنگ سے کچھ نہ تھا۔ ایک مٹی کا چراغ ٹمٹما رہا تھا اس کی دھندلی روشنی مین ایک ٹوٹی ہوئی کرسی پر ایک مسن مگر لانبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جس کے چہرہ سے غربت اور افلاس ہویدا تھی۔

اس کے ہاتھ مین ایک اخبار تھا جسے وہ خاموشی کے ساتھ پڑھ رہا تھا یکایک اس کا مایوس اور خشک چہرہ بشاشت سے چمکنے لگا۔ اکبارگی انتہائی خوشی کے جوش مین وہ اپنی ٹوٹی ہوئی کرسی پر "پانچ ہزار روپیہ انعام"، کہکر اچھل پڑا اخبار اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اور اب ایک غیر معمولی خاموشی نے اُسے بالکل غیر متحرک کر دیا۔

اس کی نظرین زمین مین گھسی جاتی تھین اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی اہم ترین کام کی ادھیڑ بن مین مصروف ہے اُسے اپنا گذشتہ زمانہ یاد آنے لگا۔ جس مین اس کی زندگی کا کچھ حصہ انتہائی خوشحالی مین بسر ہوا تھا۔ وہ بالکل ساکت تھا۔ اس کے ہونٹ کبھی خفیف جنبش کے مظہر بنجاتے تھے۔ اور اُن پر تبسم کی ہلکی ہلکی لہرین دوڑنے لگتی تھین۔ اور پھر چند ہی منٹ مین خاموشی اس کی تحریک کو سکون

سے بدل دیتی ہے۔ اس کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ اُس نے اپنی بھرائی ہوئی گر کسی قدر بلند آواز مین کہا۔

وہی شخص۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) آہ مین کیا تھا اور اب کیا ہون۔ مفلسی تنگدستی پریشانی ہاتھ دھو کے میرے پیچھے پڑی ہے۔ ضبط کی حد ہوتی ہے۔ تکلیف کی کچھ انتہا ہے۔ فاقہ اور دو دو دن کا فاقہ نہین کر سکتا۔

مفلسی کے ناقابل برداشت مصائب کا تحمل اب مجھ سے کسی طرح ممکن نہین اگرچہ مین ایک عرصہ ہوا جاسوسی چھوڑ چکا ہون۔ لیکن پانچ ہزار روپیہ انعام کچھ کم نہین ہے۔ مین کوشش کرون گا۔ مجھے کوشش کرنا چاہیئے۔ رہی کامیابی وہ قسمت کے ہاتھ ہے۔

انھین خوبصورت تصورات مین رات کٹ گئی۔ صبح ہوتے ہی اس نے اپنی میلی اور پھٹی ہوئی پوشاک پہن لی۔ اور سیدھا لالہ رام سروپ کے مکان پہ پہنچ گیا۔

وہی شخص (دربان سے) کیا لالہ صاحب تشریف رکھتے ہین۔

دربان۔ (سر سے پیر تک اسے دیکھتے ہوئے) ہان تم کون ہو؟۔ اور تمہارا اُن سے کیا کام ہے۔

وہی شخص۔ تم جاؤ اور لالہ صاحب سے کہدو۔ کہ ایک آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے اور آپ سے آپ کے معاملات مین کچھ ضروری گفتگو کرنا چاہتا ہے۔

دربان گیا اور چند منٹ مین واپس آگیا۔

دربان۔ تشریف لائیے۔

اس وقت لالہ رام سروپ۔ پولیس انسپکٹر جانکی ناتھ سے باتین کر رہے تھے۔ اس کے پہونچتے ہی دونون آدمی خاموش ہو گئے۔ پولیس انسپکٹر گو اُنھین اچھی طرح پہچانتا تھا لیکن غربت اور پریشانی نے اسے بالکل بدل دیا تھا۔ جس کی وجہ سے بدقت پہچانا گیا۔

پولیس انسپکٹر۔ (تعجب سے) اوہ تم ہو محمد یوسف۔ آؤ آؤ۔ بیٹھو۔ مین تمہین اسوقت بالکل نہ پہچان سکا

محمد یوسف۔ جی ہان زمانہ نے مجھ مین کچھ ایسے ہی تغیرات پیدا کر دیئے ہین۔ آپ کیا۔ مین خود جب اپنے اس زمانے کی نظرون سے اپنے تئین دیکھتا ہون تو مجھے خود

اُسے پہچاننے میں دقت ہوتی ہے۔
پولیس انسپکٹر۔ (لالہ رام سروپ سے مخاطب ہو کر) میں آپ سے آپ کا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔ آپ کا نام محمد یوسف ہے آپ ایک قابل جاسوس ہیں آپ کے حیرت انگیز کارنامے مشہور ہیں مگر ایک عرصہ سے بعض وجوہ سے آپ مستعفی ہو گئے ہیں۔
رام سروپ۔ (محمد یوسف سے ہاتھ ملاتے ہوئے) مجھے آپ سے مل کر کمال مسرت ہوئی
محمد یوسف۔ مجھے کل کے ایک مقامی پرچے سے آپ کے ہار کی حیرت انگیز چوری کا علم ہوا۔ کیا میں بہرام کے سال کے خطوط دیکھ سکتا ہوں؟
پولیس انسپکٹر۔ ہاں ہاں شوق سے۔
خط دیدیا گیا اور محمد یوسف خاموشی کے ساتھ اُسے پڑھنے لگا۔ اتنے میں لالہ رام سروپ کے نام سے ڈاک سے ایک خط آیا جو حسب ذیل ہے۔

"جناب من"

مشکور ہوں۔ ہار کے تمام موتی بڑے ہی آبدار ہیں اور سب بے داغ ہیں۔
لکشمی محلہ قریبی میں جو مکان آپ نے اپنے دہان کے قیام کے لیے آراستہ کر رکھا ہے اُس میں اور کچھ نہیں صرف چند قلمی تصویریں مجھے بیحد پسند ہیں۔ میں اُنھیں کل شب میں اتار لاؤں گا۔ مطلع کئے دیتا ہوں تاکہ آپ بیچارے ملازمین پر شبہ نہ کریں۔

ممنون احسانات

"بہرام"

لالہ رام سروپ۔ (خط پڑھکر) لیجئے انسپکٹر صاحب اب فرمایئے۔
انسپکٹر جانکی ناتھ نے خط پڑھکر محمد یوسف کو دیدیا۔

پانچواں باب

چوری

آپ کی ہر بات میں ایک بات ہے
چال ہر فقرہ ہے دم ہے گھات ہے

محمد یوسف۔ نے انتہائی غور و خوض کے ساتھ خط پڑھا۔ اور جانکی ناتھ سے کہا۔
محمد یوسف۔ انسپکٹر صاحب اب یہ بہتر ہوگا کہ آپ لوگ جلد از جلد لکشمی پور روانہ ہو جائیں
رام سروپ۔ میں دو موٹر اسیوقت منگواتا ہوں۔
سانولداس۔ وہ کب تک پہونچا دینگے۔
رام سروپ۔ پوری رفتار کے ساتھ ہم لوگ ایک گھنٹہ میں پہونچ جائینگے (راز سے) جاؤ رام پرشاد ڈرائیور کو بلا لاؤ۔ چند منٹ میں رام پرشاد حاضر ہوا۔
رام سروپ۔ میرے دونوں موٹر نکلوا لو۔
رام پرشاد۔ حضور ایک موٹر تو بیکار ہے۔ میں نے آج ہی صبح کو اُسے صفائی کی غرض سے کھول ڈالا ہے۔
رام سروپ۔ کون سا۔
رام پرشاد۔ چار نشستوں والا۔
سانولداس۔ تم دو نشستوں والا نکال دو میں اسٹیشن جاتا ہوں۔ رام سروپ سے آپ چھ بجے کی ٹرین سے فوراً تشریف لائیے۔ وہ بلا جواب کے تیزی سے باہر چلا گیا اور خود ہی موٹر نکال کر روانہ ہوا۔
پانچ بج چکے تھے۔ انسپکٹر جانکی ناتھ فوراً کوتوالی گئے اور اُنھوں نے اپنا ضروری سامان لیلیا رام سروپ تیار ہی بیٹھا تھا۔ تانگہ پر بیٹھنے کے بعد

رام سروپ اور محمد یوسف سیدھے کوتوالی پہونچے انسپکٹر جانکی ناتھ کو لینے کے بعد یہ لوگ اسٹیشن پہونچے۔ گاڑی تیار تھی اور یہ لوگ سیدھے لکھنؤ روانہ ہو گئے۔ پسنجر ٹرین تھی اس کا ہر اسٹیشن پر رُکنا رام سروپ کے لیے انتہائی پریشان کن تھا۔ کسی طرح نو بجے اور یہ لوگ لکھنؤ پہونچ گئے۔ رام سروپ نے فوراً ایک تانگہ کیا اور یہ لوگ تقریباً آدھ گھنٹے کے بعد رہی پہونچ گئے۔ سامنے ہی رام سروپ کا مکان تھا دروازہ اسی طرح مقفل تھا انسپکٹر جانکی ناتھ نے رام سروپ کے ہاتھوں سے کنجی لی دروازہ کھولا۔

محمد یوسف نے برقی بٹن پر انگلی رکھی اور کمرہ روشنی سے جگمگانے لگا۔ یہ ایک دو منزلہ مکان تھا جس میں یہ برابر کمرہ چلے گئے تھے۔

جانکی ناتھ۔ آپ کا وہ کمرہ کونسا ہے جس میں قلمی تصاویر آویزان ہیں۔

رام سروپ۔ دوسری منزل پر پہلا کمرہ۔

تینوں آدمی کھٹ کھٹ کرتے ہوئے زینہ پر چڑھ گئے۔ اور رام سروپ نے کنجی نکال کر مقفل کمرہ کھولا۔ بجلی جلائی گئی۔ بیچارے رام سروپ نے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر دیکھا اور دیکھی تصویرین غائب تھین۔

سب کے پیچھے نیلی کھریا سے بہرام لکھا ہوا تھا۔ ویسے ہی نیچے موٹر کے ٹھہرنے کی آواز آئی اور سانولداس چڑھتا ہوا اوپر آیا۔

محمد یوسف۔ یہ آپ کہان رہ گئے تھے۔

سانولداس۔ راستہ مین دو جگہ پنچر ہوا۔ جوڑنے مین دیر ہو گئی۔

گو محمد یوسف کی اس مین تسلی نہ ہوئی۔ لیکن وہ مصلحتاً خاموش رہا۔

رام سروپ۔ انسپکٹر صاحب مین نے پچاس ہزار ان دس تصویرون کا دیا تھا۔ یہ اکبر کے زمانہ کے مرقع تھے۔ اور مجھے اس پر ناز تھا کہ شاید ہندوستان مین کوئی ایسا ہی فرد نکلے جس کے پاس ایسے مرقعہ ہون۔ مین اس شخص کو پانچ ہزار روپیہ اور انعام دون گا۔ جو بہرام کو گرفتار کرا دے۔

چھٹا باب

قتل

کیون ہوتا شاہ ہے مری لاش پہ عالم
کہدو کوئی مرتا ہے تماشا نہین ہوتا

دوسرے دن کے مقامی اخبارات رات کے اس واقعہ سے رنگے ہوئے تھے اُن کی لاجواب سرخیان بہرام لکھنؤ مین۔ بہرام کی دوسری چوری۔ مرقعے چوری گئے وغیرہ وغیرہ لوگون کے دل دہلا دیتی تھین۔ سانولداس اپنے کمرے مین بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا تھا اس کے چہرہ پر عجیب وغریب مسکراہٹ تھی۔ یکایک اس کی نظر ایک دوسرے مضمون پر پڑی اور وہ بےچینی سے اسے پڑھنے لگا۔

مضمون حسب ذیل تھا

قاتل بہرام

کل شب کو تقریباً ایک بجے حسین آباد کی سڑک پر ایک کانسٹبل نے ایک لاش پڑی ہوئی پائی۔ یہ ایک پندرہ سالہ لڑکی کی تھی۔ جس کا بلا خیز حسن جس کے قیمتی کپڑے اس کی امارت کے گواہ تھے۔ کانسٹبل نے فوراً تھانہ مین اطلاع کی لاش کی تلاشی لی گئی اس کی جیب مین صرف ایک چھپا ہوا کارڈ نکلا۔ جس پر موٹے حرفون مین بہرام لکھا تھا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ بھی کارروائی بہرام کی ہے۔

سانولداس گہری فکر مین پڑ گیا۔ اس کے چہرے کا رنگ غصہ سے سُرخ ہو گیا اس نے اخبار میز پر پھینک دیا۔

وہ اُٹھا اور اس نے معمولی کپڑے پہنے اور تانگہ پر بیٹھکر سیدھا حسین آباد روانہ ہوا۔ تانگہ پھاٹک پر چھوڑ دینے کے بعد وہ پیدل ٹہلتا ہوا سڑک پر پہونچا

تمام آدمی اس جگہ کو غور سے دیکھ رہے تھے جس جگہ سے لاش پائی گئی ہے -
وہان صرف ایک کانسٹبل کھڑا ہوا تھا - سانولداس بڑھا اور اس نے کانسٹبل
سے ادھر ادھر کی باتین کرنا شروع کین - اس کی نظر ایک جلی ہوئی سگریٹ
پر پڑی - جو زمین پر پڑی ہوئی تھی - اس نے اٹھا لی - جس پر ریڈ لیمپ لکھا
ہوا تھا - اس نے اپنی جیب سے ہاتھی مارکہ سگریٹ کی ڈبیا نکالی اور کانسٹبل
سے کہا -

سانولداس - (سگریٹ دیتے ہوئے) لیجئے شوق کیجئے -

کانسٹبل - جی نہین مین محروم ہون - اب سانولداس کی نظر ایک شخص پر پڑی
جو متوحش نگاہون سے اس مقام کو دیکھ رہا تھا -

سانولداس کانسٹبل سے رخصت ہوا - اور خود اس شخص کے پیچھے ہو گیا جو
آہستہ روی سے کمپنی باغ کی طرف جا رہا تھا - کوتوالی کے پاس پہونچ کر
وہ ایک یکہ پر بیٹھا - اور ساتھ ہی سانولداس بھی ایک تیز رفتار تانگہ پر
بیٹھ گیا - یکہ تیزی سے چھوڑ دیا گیا - جس کے پیچھے سانولداس نے اپنا تانگہ
لگوا لیا -

وہ آدمی گولا گنج مین اتر پڑا - اور سید عابد زیر گنج کی طرف روانہ ہوا
سانولداس اس کے پیچھے پیچھے تھا - اس کا رنگ گندم گون تھا - معمولی کپڑون
مین ملبوس تھا - اور اس کے سر پر ایک دوپلڑی ٹوپی تھی - اور وہ بھی پھٹی ہوئی
وہ ایک مکان مین بلا آواز دیئے چلا گیا - اور سانولداس نے ایک پان والے
سے پوچھا -

سانولداس - کیون لالہ جی اس مکان مین کون رہتا ہے -

پان والا - میان اس مین ایک میرٹھ کے باشندے کوئی مہینہ بھر سے
کرایہ پر رہتے ہین -

سانولداس - تو ڈبیا لو اس مین ایک سولہ پان لگا دو -

پان والا (جو ایک بکی آدمی تھا) ہل میان یہ کوئی رئیس آدمی معلوم ہوتے ہین
روز میرے یہان سے چار ڈھولیان پان کی جاتی ہین - لیکن پرمیشر کرے کوئی

بے رحم ہو - روز گھر سے کسی عورت کے رونے کی آواز آتی تھی -

سانولداس - اور اب -

پان والا - پرسون سے نہین سنائی دی - اور بان پان بھی کم گئے - مین نے
پوچھا تو بولے کہ گھر مین اپنے کہین مہمان گئی ہین -

سانولداس - ان کا نام کیا ہے -

پان والا - خدا بخش خدا بخش سب کہتے ہین -

سانولداس - ہان تمہارے یہان سوائے لالٹین سگریٹ کے اور کوئی سگریٹ نہین
ہے -

پان والا - ادھر یہی بہت چلتی ہے - آپ یہ دیکھئے پھر میرٹھ کے میان کے یہان
سوائے لالٹین کے اور کسی کی مانگ نہین ہے - اور انہین کے کہنے سے مین کئی بکس
لے آیا تھا -

سانولداس پان لینے کے بعد ادھر ادھر ٹہلتا رہا - یہان تک کہ رات ہو گئی -
وہ ایک تاریک گلی مین گھس گیا - اور مکان کے پس پشت کھڑا ہو کر کچھ سوچتا رہا -
اس کے کان مین دو آدمیون کے بات کرنے کی آواز سنائی دی -

ایک - اس کمبخت کی یہی سزا ہے -

دوسرا - نہین بھائی حشمت جہان ایک نیک عورت تھی -

پہلا - خوب نیکی کے یہی معنی ہین کہ پڑوس کے مردون سے بات چیت کرے -

دوسرا - تم خواہ مخواہ لوگون کے کہنے مین آ گئے -

پہلا - بس بس نظیر زیادہ بک بک نہ کرو - مین تمہارا مشکور تم نے مجھے مدد دی -

نظیر - خدا بخش یہ یاد رکھو کہ خوفناک سے خوفناک جرائم کا ارتکاب اتنا خطرناک
نہین جتنا اس کا اخفا -

خدا بخش - مگر ثبوت ہی کیا ہے - مین نے اس کی جیب مین ایک کارڈ ڈال دیا ہی
اور ایسی مزدورون کے واسطے مین نے بہرام کے نام کے کارڈ چھپوا لئے
تھے -

ساتواں باب
شکنتلا کی چوری

سامنے بیٹھ کے جو دل کو چرالے کوئی
ایسی چوری کا پتہ خاک لگائے کوئی

دوسرے دن کے ایک روزانہ نکلنے والے اخبار میں حسب ذیل خط تھا۔

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ آپ کے کل کے پرچہ میں قتل کی واردات کے ساتھ اپنا نام دیکھ کر مجھے سخت استعجاب ہوا لیکن میں خاموش ہو رہا۔ ازالہ غلط فہمی ضروری ہے۔ یاد رکھئے بہرام کبھی کسی کو قتل نہیں کرتا۔ کبھی کسی غریب کو نہیں ستاتا۔ وہ بھی ایسے شخص کے یہاں چوری بھی نہیں کرتا۔ جو اپنے مال کے غم میں مرجائے۔

میں نے تفتیش کی تو کل ہی پتہ چلا لیا۔ کہ غریب مقتولہ کا نام حشمت جہاں ہے اور وہ میرٹھ کی رہنے والی ہے اس کا شوہر خدا بخش وزیر گنج میں رہتا ہے جس نے بد چلنی کے شبہ پر اپنی بیوی کو مار ڈالا۔ اور اپنے دوست محمد نذیر کے ہاتھ اُسے حسین آباد کی غیر آباد اور سنسان سڑک پر ڈلوا دیا۔

میں نے کوتوالی میں اطلاع کر دی اور غالباً قاتل گرفتار ہو گیا ہوگا۔

میں ہوں آپ کا مخلص

"بہرام"

شہر بھر اخبار چھپا ہوا تھا ہر شخص بہرام کے متعلق چہ میگوئیاں کر رہا تھا۔ کہ اتنے میں رام سروپ ایک خط لیے ہوئے ساونلداس کے کمرے میں داخل ہوا۔

ساونل داس۔ کیوں کیوں خیریت تو ہے۔

رام سروپ (خط دیکر) اس کو پڑھو۔

خط حسب ذیل ہے۔

ڈیر رام سروپ

میں تمھیں ایک سنسنی خیز واقعہ کی اطلاع دیتا ہوں۔ میں اور محمد یوسف تم سے رخصت ہو کر کانپور پہونچے جہاں ایک عجیب ترین حادثہ کی اطلاع ملی شب کو شکنتلا روپ وتی دیوی سے رخصت ہو کر اپنے کمرہ میں سونے گئی۔ صبح کو جب کمرہ کھولا گیا تو شکنتلا کا پتہ نہ تھا۔ کمرہ کلوروفارم سے بسا ہوا تھا۔ اس کے پلنگ پر حسب ذیل خط پایا گیا۔

جناب من

تسلیم۔ شکنتلا آپ پر بار ہی تھی دوسرے مجھے شکنتلا سے محبت ہے میں اسوقت اس کو بلا اس کی مرضی کے لیے جا رہا ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگے گی۔

آپ مطمئن رہیں وہ میرے پاس با آرام رہیگی۔

راقم

"بہرام"

ساونلداس۔ مجھ میں نہیں آتا میں تو اب بہرام کے نام سے کانپنے لگا ہوں۔

رام سروپ۔ اب کیا کیا جائے۔ پولیس کے کیے کچھ نہیں ہوتا۔

آٹھوان باب

ہیرے کی چوری

وہ دل بکے چپکے سے پہلتے ہوئے
رہے ہم یون ہی ہاتھ ملتے ہوئے

رام سروپ نے اس خیال سے کہ کہین شکنتلا کے بعد اس کی بیٹی روپ وتی کی باری نہ آئے اُس نے اُسے اپنے پاس بلالیا - اور احتیاطاً محمد یوسف کو بھی اپنے ہی پاس ملازم رکھ لیا - ایک ہفتہ گذر گیا - اور کوئی نئی بات ظہور مین نہ آئی -

اخباری دنیا کا تلاطم فرو ہو گیا - اتنا البتہ ہوا کہ روپ وتی کے آنے سے سانول داس نے مکان علیحدہ بکرایہ لیلیا - اور وہین رہنے لگا - رام سروپ نے آج کوتوال شہر کو دعوت دی تھی - تمام مکان روشنی سے جگمگا رہا تھا تمام معززین شہر کا اجتماع تھا کھانے سے فراغت کے بعد وہ لوگ بیٹھے باتین کر رہے تھے - کہ پانون کی طشتری آئی - سب نے پان کھانا شروع کئے - پانون کے نیچے ایک کاغذ رکھا تھا جس پر کوتوال کی نگاہ پڑی - وہ حسب ذیل تھا -

جناب والا -

تسلیم - یہ آخری زحمت ہے مین عنقریب کسی دوسرے شہر جانیوالا ہون - آپ کی آہنی الماری مین جو بڑا ہیرا رکھا ہے مجھے مطلوب ہے - مین کل بارہ بجے رات کو آؤن گا - پان والا میرا ہی ملازم تھا جس کو آپنے آج ملازم رکھا تھا - اس کی تفتیش اب فضول ہے وہ میرے ساتھ ہے - المکلف

"بہرام"

رام سروپ - (کوتوال سے) یہ زبردستیان دیکھتے ہین - اس ہیرے کو مین نے گوالیار سے پچیس ہزار کا خریدا تھا -

کوتوال - دیکھئے کل انشاءاللہ وہ ضرور گرفتار ہو جائیگا - مین کامل انتظام کرون گا -

محمد یوسف - آپ ہیرا کل مجھے دیدیجئے گا - مین اپنی جیب مین رکھونگا دیکھون بہرام کس طرح لیجاتا ہے -

---

نوان باب

بہرام

پوچھنے والون سے گو مین نے چھپا ہی لیا
پھر بھی ترا نام لب پر اکبار آ ہی گیا

دوسرا دن اہتمام مین گذرا - آخرکار شام ہو گئی - آج رام سروپ نے کسی طرح سانولداس کو جانے نہ دیا -

تمام گھر پولیس والون سے بھر گیا - گیارہ بجنے پر سانولداس نے کہا -

سانولداس - (رام سروپ سے) اب آپ آرام کیجئے مین اور محمد یوسف صاحب موجود ہین -

رام سروپ سب کے کہنے سے سونے چلا گیا -

سانولداس - آپکے پاس ہیرا ہے -

محمد یوسف - جی ہان -

اب گھڑی نے ایک بجایا اور محمد یوسف نے پستول بھرا -

سانولداس۔ کیا آپ کو کامل یقین ہے کہ بہرام آئیگا۔

محمد یوسف۔ جی ہاں وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

سانولداس۔ مین تو نا اُمید ہون۔

باہر پولیس اندر پولیس ادھر پولیس۔ پھر وہ کیا ہوا ہے جو ان سب کی آنکھون مین خاک جھونک کر چلا آئیگا

محمد یوسف۔ مین سچ کہتا ہون وہ آئیگا ضرور آئیگا۔

سانولداس۔ انتظار کا وقت کاٹنا کٹھن ہو جاتا ہے۔ کچھ باتین ہی کیجیے لیکن اپنے متعلق۔

محمد یوسف۔ اچھا سنئے۔ مین جوانی مین بہت تیز اور طباع جاسوس تھا میرا ایک لڑکا جس کو مین نے چودہ برس کے سن مین فن جاسوسی کے تمام رموز سے واقف کرا دیا تھا۔ وہ میری زندگی کا سہارا اور میری آنکھون کا نور تھا۔ میری بہت سی اُمیدین اس سے وابستہ تھین۔ جب وہ پندرہ برس کا ہوا تو اُس کی مان مر گئی۔ اور مین ایک خونی مقدمہ کی تفتیش کے لئے مدراس گیا ہوا تھا۔ جب مین واپس ہوا تو لڑکے کا پتہ نہ تھا۔

مین نے تمام مقامات پر اُسے ڈھونڈا لیکن اس کا کوئی پتہ نہ ملا۔ اس کے غم مین میرا دماغ خراب ہو گیا۔ اور مین دس برس پاگل خانہ مین رہا۔ وہان سے نکل کر مجھے کوئی اچھی جگہ نہ مل سکی۔ اور مین پانچ برس سے عسرت کی حالت مین اپنی زندگی کاٹ رہا ہون۔

سانولداس۔ اتنے عرصے کی جدائی کے بعد اگر آپ کو آپ کا لڑکا ملجائے تو کیا آپ اُسے پہچان لین گے۔

محمد یوسف۔ جی ہان کیونکہ اس کے داہنے بازو پر چار تل ہین۔ اور یہ ہمارا خاندانی نشان ہے۔

اب سانولداس ایک گہری فکر مین پڑ گیا۔

محمد یوسف۔ (گھڑی دیکھکر) بارہ بجنے مین پانچ منٹ باقی ہین۔

سانولداس چونک کر بیٹھ گیا۔ اور اُس نے اپنی جیب سے ریوالور نکال لیا۔

گھڑی نے ٹن ٹن بارہ بجائے اور سانولداس نے اپنا بھرا ہوا ریوالور محمد یوسف کے سینہ پر رکھدیا۔

سانولداس۔ لائیے ہیرا نکالیے۔

محمد یوسف۔ (گھبرا کر) ہائین کیا بہرام تمہین ہو۔

جان کے خوف سے محمد یوسف نے ہیرا سانولداس کو دیدیا۔

دسوان باب

بہرام کا باپ

دیر سے پلٹا تو مین کعبہ کا دربان ہو گیا
ایک مسلمان کے لیے کافر مسلمان ہو گیا

بہرام ایک کھڑکی سے کود کر بھاگا۔ اور پیچھے محمد یوسف دوڑا۔ وہ جوان اور یہ مسن اُس نے کئی گلیون مین انھین جھکائیان دین اور بالآخر ایک مکان مین گھس گیا۔

محمد یوسف گرتا پڑتا مگر چند منٹون کے بعد اُس مکان مین داخل ہوا ایک لڑکا کھڑا ہوا تھا اُس نے کہا۔

لڑکا۔ میرے مالک امیر بہرام آپ کے منتظر ہین۔ جلدی چلیے کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

متحیر محمد یوسف ایک سجے ہوئے کمرے مین پہونچایا گیا۔

کھانے پر سانولداس یا بہرام اُس کا منتظر تھا -

بہرام - آیئے آیئے - کھانا نوش فرمایئے - کھانے میں زہر نہیں ہے - یاد رکھئے کہ بہرام قاتل نہیں ہے -

محمد یوسف کھانے پر بیٹھ گیا - کھانا پُر تکلف تھا - فراغت کے بعد ایک حسین عورت پان ہاتھ میں لیکر آئی -

محمد یوسف - آئیے شکنتلا -

بہرام - جی نہیں بلکہ زیب النسا یا مسز بہرام - پرسوں یہ مسلمان ہو کر میرے عقد میں آگئیں -

محمد یوسف - یہ بہت خوشی کی بات ہے -

بہرام - میں پچیس ہزار کے نوٹ آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں - امید ہے کہ آپ قبول فرمالیں گے -

محمد یوسف - میں اس سے معافی چاہتا ہوں -

بہرام - (اپنا داہنا شانہ کھول کر جس پر چار تل یکجا تھے - دکھا کر) اب تو شاید آپ کو انکار نہ ہوگا -

محمد یوسف - یہ کیا -

بہرام - یہی کہ میں آپ کا کمسن لڑکا ہوں -

محمد یوسف - (گلے لگا کر) اور تم کہاں تھے -

بہرام - میں اپنی والدہ کے غم میں گھر سے نکل گیا - اور امرتسر میں ایک کتب خانہ میں ملازم ہو گیا - چوروں کے کارنامے پڑھنے کے بعد مجھے بھی شوق پیدا ہوا کہ اپنا نام پیدا کروں -

تقریباً سال بھر میں معمولی معمولی کام کرتا رہا - میں نے آپ کو ڈھونڈا لیکن آپ کا پتہ نہ پایا - پانچ سال کامل ہندوستان میں ڈنکا بجا کر میں انگلینڈ چلا گیا - جہاں کہ اصلی سانولداس بیمار تھا - وہ مرا اور میں اس کے پردہ میں ہندوستان واپس آیا - آپ مل گئے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے - ان روپیوں کو رکھ لیجئے - موٹر تیار ہے - میں سیدھا بریلی جا رہا ہوں - اور وہاں سے جہاں کہیں بھی جاؤں گا آپ کو بلا لوں گا - آپ کی نومسلم بہو کو سیاحت کا بہت شوق ہے - انھیں کی خاطر سے میں لکھنؤ چھوڑ رہا ہوں -

اچھا خدا حافظ - دیکھئے پولیس والے آ رہے ہیں -

محمد یوسف نے نوٹ اپنی اندرونی جیب میں ڈال لیے اور با دل ناخواستہ اُٹھ کھڑا ہوا -

شکنتلا - (محمد یوسف سے) میں کوشش کروں گی کہ یہ اس خوفناک کام کو چھوڑ دیں - گو یہ ایک نیک نہاد اور ایک غریب پرور چور ہیں -

آغاز وہی آغاز اچھا جس کا کہ نہو انجام بُرا

اس دنیا کی تکلیف اچھی اس دنیا کا آرام بُرا

انگریزی ناولوں کے جدید ترجمے

ہوائی بندوق - ایک حیرت خیز جاسوسی فسانہ - شرلک ہومز نامی جاسوس کی عجیب و غریب داستان ایک نو ایجاد ہوائی بندوق سے ایک لیمپ کا قتل قیمت ۶ر رعایتی ار

انوکھا فقیر - ایک یوروپین فقیر کی عجیب و غریب داستان - شرلک ہومز کی جاسوسی کا خاتم سراغرسانی کا کمال ایک انوکھے فقیر کی بے نظیر شاطرانہ عیاریاں صفحہ ۶۴ قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

شریف چور - ایک شریفانہ چوری اور اس کی سراغرسانی - شرلک ہومز نامی جاسوس کے حیرت انگیز قیاسات اور مجرم کی گرفتاری ۲۰ صفحہ قیمت ۳ر رعایتی ار

شریف بدمعاش - ایک شریف صورت بدمعاش کی انتقامی سازشیں ایک بے قصور کی گرفتاری - شرلک ہومز کی جاسوسی اور اس بےگناہ کی رہائی ۶۴ صفحہ قیمت ۶ر رعایتی ۲ر

شریف چور کلاں - ایک سائنس دان کی بدبختی - جواہرات کی تلاش میں ایک بےگناہ کا قتل - ایک رہرو کی گرفتاری - سراغرسانوں کی جان فشانیاں - ملزم کی عیاری عجیب و غریب تہ خانے - حیرت انگیز اسرار - ۸۰ صفحہ قیمت ۵ر رعایتی ۱۲ر

زر پرست - روپیہ کے لالچ میں قتل و غارت - سراغرسانوں کو دھوکا - رقیبوں میں نوک جھونک - پرُاسرار واقعات - عجیب و غریب عیاریاں - عورتوں کی البیلی فریبی حق کی فتح انداز دلکش - قیمت ۵ر رعایتی ۱۰ر

کرشمۂ رقابت - زبردستی کا عشق - عاشق جانباز کی ناقدری - رقابت میں ارتکاب قتل - رقیب کی جگر گیریاں - حق و صداقت کی فتح - ۸۰ صفحہ ۵ر رعایتی ۱۲ر

ہولناک انتقام - البانیہ کے کوہستانی باشندوں کے رسم و رواج - رقابت کے جھگڑے - حسن و عشق کے معرکے - ۱۰۰ صفحہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

بہرام چور - بنک کی چوری - خوفناک قتل - کاؤنٹ مرزا کی جاسوسیاں بہرام کا بہروپ پن - ظریفانہ عیاریاں - بہرام اور خفیہ پولیس کے جوڑ توڑ بہرام کا فرار - ۱۱۶ صفحہ ۵ر رعایتی ۱۲ر

ملنے کا پتہ - ناول ہوس لکھنؤ

گنجی کا راز - ایک شریف زادہ کا قتل بےگناہ دوشیزہ کی گرفتاری ۱۱۶ صفحہ ۵ر رعایتی ۱۲ر

بلائے بد - ایک شریف زادہ کا بدمعاشوں کے دام فریب میں گرفتار ہونا ۱۵۶ صفحہ قیمت ۵ر رعایتی ۱۲ر

محب وطن - مصریوں کی غیرت - ملکی مفاد کے لیے برطانیہ سے جنگ ۹۶ صفحہ قیمت عہ رعایتی ۸ر (زیر طبع)

پیرس کا دغاباز - ایک عجیب کا انوکھا مقدمہ - خفیہ پولیس کی کارستانیاں ۱۰۰ صفحہ قیمت عہ رعایتی ۸ر (زیر طبع)

دلچسپ انگریزی ناولوں کے اردو ترجمے

فطرتی قاتل - ایک عجیب و غریب قتل بےگناہوں کی گرفتاریاں قاتل کی بےنظیر عیاریاں خفیہ پولیس اور ایک نوجوان فوجی افسر کی لاجواب سراغرسانیاں قاتل کا پُراسرار محل تعجب خیز تہ خانے اصلی قاتل کی گرفتاری واقعات کا انکشاف حسن و عشق کے راز و نیاز - دل بےچین کر دینے والا منظر قیمت عہ رعایتی ۸ر ۱۵۰ صفحہ

لندنی جاسوس - مصر کی بغاوت کا انکشاف سراغرسانوں کی کامیابی سازشی کتانوں کی بربادی و تباہی - محبت کی نیرنگیاں وغیرہ - قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر ۱۰۰ صفحہ

زندہ لاش - امریکہ کے نامور سراغرسان کی دل ہلا دینے والی تحقیقات مجرم کی چالاکیاں - متعدد جرائم - عشق و محبت وغیرہ - امریکن مصنف نکولاس کارٹر کے ناول کا ترجمہ - قیمت عہ رعایتی ۸ر - ۱۹۶ صفحہ

سونے کا جزیرہ - نوعمر لڑکے کا غیر آباد جزیرہ میں پہونچنا - لڑکی کا آنا دونوں کا محبت سے بےبہرہ ہونا - سونا کھودنا - گرفتار ہونا - معشوقہ کا مل جانا خطاب اور جاگیر کا ملنا قیمت ۵ر رعایتی ۱۲ر ۱۶۰ صفحہ

خونی وکیل - ہینڈ اینڈ رنگ کا ترجمہ بےگناہ کا قتل قاتل کی دلیری ناکردہ خطا پر شبہ جاسوسوں کی پریشانی محبت کے پاک جذبات - صفحہ ۱۶۰ قیمت ۵ر رعایتی ۵ر

ملنے کا پتہ - ناول ہوس لکھنؤ

تاج شہادت - معزز خاتون کی دردناک کہانی صفحہ ۸۰ رعایتی ۱ر

امریکن عیار - امریکن جاسوس کی چالاکیاں رومی ظلم - محبت کے جذبات قیمت ۱۲ر رعایتی عہ صفحہ ۱۷۶ -

محاصرہ درہ دانیال گزشتہ محاصرہ درہ دانیال کی بحث حملہ کے اسباب جہازوں اور سپاہ کی تعداد و کارگزاریاں نیچی محبت درہ دانیال کے قدرتی استحکامات افواج متحدہ کی جد و جہد صفحہ ۱۶۴ قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

عجیب روشنی جلیون کی نو ایجاد روشنی کے حیرت انگیز نظارے حسن و عشق - قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

چور شاطر - پیچ در پیچ واقعات حیرت انگیز و عبرت خیز واقعات - سراغرسانی کے ڈھنگ اور جاسوسی کی قوت سے حالات کا انکشاف شرارتوں کا کھلنا - قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر صفحہ ۱۹۲ -

مرغ ارم جلال نوری بے اڈیٹر ہجوم ترک کے مشہور ترکی ناول کا ترجمہ سلطنت ترکی کے مشہور سلطان عبد الحمید مرحوم کے زمانہ کے حالات حرم سلطانی کے حالات حسین عورت کی کیفیت صفحہ ۱۵۱ قیمت ۱۲ر رعایتی عہ

حسین لڑکی عاشق و معشوق کا راز و نیاز دشمنوں کی چالاکیاں صفحہ ۹۵ قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

فاتح یورپ - یا اسرار دربار نپولین (کانن ڈائل کے انگریزی ناول کا ترجمہ) فاتح اعظم نپولین بوناپارٹ کی حیرت خیز کامیابی کا راز اس کی خصوصی زندگی کے رنگین اور دلچسپ واقعات و ماتحتی تاریخ حیرت انگیز تذکرے - ملکہ جوزفائن نامور مدبروں کی قلمی تصویریں جاسوسوں کی چالاکیاں حسن و عشق صفحہ ۱۴۲ قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

نازنین بلخ - مکایل بیکم کے مشہور ناول دی پرنسز آف بلخ کا ترجمہ دلچسپ واقعات حب الوطنی کا نمونہ پاک بے لوث محبت کا افسانہ عاشق کا ولولہ رزم محبت رزم بزم فراق و وصال صفحہ ۶۰ قیمت ۱ر رعایتی ۳ر

ستارہ بیگم یا نادر شاہ کی معشوقہ - نادر شاہ کی مکمل سوانحعمری تاریخی واقعات شیرازی کے تمر ستارہ کی وفاداری اور محبت - ہندوستان کے ظلموں کی خونی تصویر سراطیمر فیلو رنڈ کی تاریخ صفحہ ۳۰۸ قیمت ۱۲ر رعایتی عہ -

ملنے کا پتہ - ناول ہوس لکھنؤ -

شہنشاہ عیاران - شہدوں کے ہتھکنڈے ایک حسین کی موروثی جائداد کو ہضم کرنے کی چالیں حسن و عشق کی چاشنی وغیرہ صفحہ ۱۶۰ قیمت عہ رعایتی ۸ر **معرکہ فرانس** ۸ر

بچھڑے دونوں کا ملاپ - بچہ کا دریا میں بہ جانا والدین کا پھر دوبارہ ملنا صفحہ ۸۶ قیمت رعایتی

امریکن ڈاکو - ڈاکو کا پولیس کو دھوکا دینا - جیل سے فرار ہونا - لڑکی کو اڑا کر پہاڑوں پر لیجانا عاشق کی سراغرسانی اور گرفتاری، ڈاکو کی گرفتاری و سزائے موت عاشق کی کامیابی صفحہ ۷۶ قیمت ۸ر رعایتی ۸ر

کالا شکاری - خوبصورت بے زبان معصوم بچی کی حق تلفی جرمن جنرل کی وفاداری حسن و عشق صفحہ ۹۴ قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

عاشق مزاج معشوقہ (جین آسٹن کے ناول کا ترجمہ) انگلستان کی معاشرت کا مرقع صفحہ ۳۳۲ قیمت ۱۲ر رعایتی عہ

نیرنگ شباب یا محبت کی دیوی - میری کوریلی کے ناول کا ترجمہ از سید محمد مہدی صاحب رضوی لکھنوی بی اے وکیل) مغربی معاشرت کا دلکش افسانہ صورت پرستوں کے لیے تازیانہ شباب کی قدر قیمت ۱۲ر رعایتی عہ

خونی بہن - بدکاریوں کا خاکہ حسن و عشق - راز و نیاز وغیرہ قیمت عہ رعایتی ۸ر

یہودی سوداگر - یہودی سوداگر کا حسین کے دام محبت میں گرفتار ہونا پولیس کی عیاریاں - صفحہ ۸۴ قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

سنہری زلفیں - عاشق و معشوق کا فریفتہ ہونا جاسوسیاں رعایتی قیمت ۸ر

پراسرار شادی - پاک محبت - قیمت رعایتی ۸ر

تصانیف محمد یعقوب خاں صاحب کلام کی بلے

شیطان زادہ - ایک ظریفانہ ناول - ہیرو مرکوٹ کوٹ کر بھرا ہے - ایک شریر لڑکے کی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز شرارتوں کا دلچسپ مرقع - ان کی عجوبہ حرکتیں ان کے نام سے ہی ظاہر ہیں - بڑا ہی دلچسپ فسانہ ہے ۳۲ صفحہ قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنؤ -